

شیعہ عمران

کردار



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

پیغمبرانہ کردار

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط برتنی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

پیغمبرانہ کردار

پہلی اشاعت 4 مئی 2023ء

کاپی رائٹ © 2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

بیغمبر انہ کردار

اجھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ یوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفین اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جذبے کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو مناثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہِ عالیٰ میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفین اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر نہ مددار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاپیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تھہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو [پر دی جا سکتی ہیں۔](mailto:ShaykhPod.Books@gmail.com)

تعارف

جیسا کہ اچھا کردار قیامت کے ترازو میں سب سے بھاری چیز ہو گا، تمام مسلمانوں کے لیے اسے اپنا بہت ضروری ہے۔ اس کی تصدیق جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود ایک حدیث سے وسلم نے ایک بار اس بات کی تصدیق کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ درحقیقت ہوئی ہے۔ اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا ہے۔ اس کی تصدیق امام بخاری کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رحمة اللہ علیہ کی کتاب ادب المفرد نمبر 273 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ حالانکہ حضور اللہ ان گنت فضیلتوں اور نعمتوں سے نوازا گیا تھا جس کی وسلم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ برآہ راست تکمیل کی۔ ان کا عظیم کردار تھا۔ باب 68 القلم، آیت 4 تعالیٰ نے

”اور بے شک تم بڑے اخلاق کے مالک ہو۔“

ایک حدیث جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارک کا خلاصہ بیان سنن ابو داؤد نمبر 1342 میں موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی سیرت ، کیا گیا ہے قرآن پاک میں وآلہ وسلم نے قرآن پاک تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ بیان کی گئی تمام اچھی خصوصیات کو اپنایا اور اس میں مذکور تمام برائیوں سے اجتناب کیا۔ اس میں کوئی خوبی نہیں تھی لیکن اس نے اس پر زیادہ سے زیادہ عمل کیا اور کوئی بری صفت ایسی وآلہ وسلم نہیں ہے جس سے اس نے حد درجہ اجتناب نہ کیا ہو۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ قرآن کریم کے تمام احکام کو پورا کیا اور اس کی تمام ممنوعات سے اجتناب فرمایا۔ نے

لہذا یہ کتاب برآہ راست حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کا تذکرہ کرے گی تاکہ مسلمان ان کو اپنائے کی کوشش کر سکیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو اپنا انہیں جانے بغیر ممکن نہیں۔

پیغمبرانہ کردار

شماں ترمذی کی ایک حدیث نمبر 215 میں درج ذیل خصوصیات کا ذکر ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ وسلم ہمیشہ فکر مند نظر آتے تھے کیونکہ آپ نے زیادہ وقت آخرت اور اپنے پیروکاروں اللہ علیہ کی تقدیر پر غور کرنے میں صرف کیا تھا۔ وہ ہر وقت گھری سوچ میں ڈوبا رہتا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ کبھی بھی مکمل طور پر پر سکون نظر نہیں آیا۔ جب وہ بولنا تھا تو صاف اور آہستہ بولنا تھا تاکہ اسے آسانی سے سمجھا جاسکے۔ اس نے اختصار کے ساتھ مطلب بولا، اس کے چند الفاظ میں علم کا ایک بحر ہے۔ درحقیقت یہ ان معجزات میں سے ایک تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 1167 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو خستہ مزاج تھے اور نہ ہی آپ نے دوسروں کی توبین اور تذلیل کی۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتے تھے، خواہ وہ چھوٹی بی کیوں نہ ہو۔ اس نے کبھی کہانے پر تنقید نہیں کی۔ دنیاوی چیزوں پر کبھی غصہ نہیں کیا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی حدیں پار کی گئیں تو آپ کو سخت غصہ آیا لیکن اس کے باوجود آپ ہمیشہ عادل اور رحم دل رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی مسکراہٹ تھی۔

میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شماں ترمذی نمبر 227 بات کی تصدیق کی ہے کہ آپ نے کبھی کبھی مذاق کیا لیکن ہمیشہ سچ کہا۔ بدقسمتی سے، کچھ مسلمان یہ مانتے ہیں کہ چھوٹے جھوٹ بولنا قابل قبول ہے جس سے سفید جھوٹ کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے۔ ہر قسم کے جھوٹ سے بچنا چاہیے کیونکہ قرآن کریم نے جھوٹ بولنے والوں پر لعنت بھی ہے۔ باب 3 علی عمران، آیت 61

”اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجو۔“

وآلہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمبر 2315 میں موجود ایک حدیث میں درحقیقت جامع ترمذی وسلم نے مذاق میں جھوٹ بولنے والے پر تین لعنیں فرمائی ہیں۔ اگر مذاق کرتے ہوئے جھوٹ بولنے کا یہ حال ہے تو کیا دوسروں کو دھوکہ دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کے نتائج کا تصور کیا جا سکتا ہے؟ جو مذاق کرتے ہوئے بھی جھوٹ نہیں بولنا اسے جنت کے بیچوں بیچ قلعے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کی تصدیق سنن ابو داؤد نمبر 4800 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ کردار کا ایک حصہ آپ کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا جذبہ تھا۔ مثال کے طور پر صحیح مسلم نمبر 7124 میں موجود ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس قدر نفلی نماز پڑھا کرتے تھے کہ آپ کے مبارک پاؤں سوچ جاتے تھے۔ جب ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے سادگی سے جواب دیا کہ میں شکر گزار بندہ بننا چاہتا ہوں۔ حالانکہ مسلمانوں سے ایسی پرجوش عبادت کی توقع نہیں کی جاتی ہے، بر شخص کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرنی چاہیے۔ یہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق جسمانی طاقت جیسی ہر نعمت کو استعمال کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی و انکساری بہت مشہور ہے۔ یہ سچی بندگی کی ایک کلیدی خصوصیت ہے اور اس کے برعکس، یعنی غرور، جہنم میں داخل ہونے کا سبب بنے گا، خواہ اس کے پاس ایک ذرہ برابر بھی ہو۔ اس کی تصدیق صحیح مسلم نمبر 265 میں موجود ایک حدیث سے ہوتی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک زندگی میں تواضع کا مظاہرہ کیا۔ مثال کے طور پر شمائی ترمذی کی ایک حدیث نمبر 315 میں یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ بیماروں کی عیادت کرتے تھے چاہے وہ غریب ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے جنازوں میں شرکت کی اور سب خاص کر غریبوں کی دعوت قبول کی۔ پوری تاریخ میں ان خصوصیات کو غرور رکھنے والوں نے ہمیشہ حقیر دیکھا ہے۔ لیکن اسلام مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ وہ ان دیگر فرائض کو پورا کریں کیونکہ یہ ان کے جنت میں داخل ہونے کا سبب بن سکتے ہیں۔ صحیح مسلم نمبر 2374 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

شمائل ترمذی کی ایک لمبی حدیث نمبر 319 میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی اور سادگی کو نمایاں کیا گیا ہے۔ سنن ابن ماجہ نمبر 4118 میں موجود ایک حدیث کے مطابق سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر پر تھے تو آپ نے اپنے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے وقف تھا۔ دوسرا اپنے گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے وقف تھا۔ اور آخری حصہ اپنے لیے تھا مطلب آرام کے لیے۔ اس آخری حصے کو اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا اور اس کا آدھا حصہ عام لوگوں اور ان کی ضروریات کے لیے وقف کر دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کیا خواہ وہ خود کو مشکل میں ڈالے۔ وہ ہمیشہ لوگوں سے ان کے علم کی سطح کے مطابق بات کرتے اور صرف ان چیزوں پر گفتگو کرتے جس سے لوگوں کو فائدہ ہو۔ جب بھی لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوتے تو صرف فائدہ مند باتیں ہی ہوتی تھیں اور سب فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔ لوگ ان کی محفلوں سے ہمیشہ کچھ نیا سیکھتے چلے جاتے تھے جس سے انہیں فائدہ ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف وہ الفاظ کہے جو مفید اور ضروری تھے اور لغو اور فضول باتوں کو ناپسند کرتے تھے۔ جو بھی اس کی عیادت کرتا تھا اس نے سکون محسوس کیا اور خوش آمدید کہا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ سب کا احترام کیا اور دوسروں کو نقصان پہنچانے سے ہمیشہ گریز کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ دوسروں کے معاملات کے بارے میں فکر مند رہتے اور ان کے مسائل کو دور کرنے کی کوشش کرتے۔ انہوں نے اچھے کاموں کی تعریف کی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے برائیوں کے منفی اثرات کو بیان کیا اور انہیں دور کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے بنی نوع انسان کے لیے ایک بہترین مثال قائم کرنے کے لیے حد سے زیادہ رویے اور سستی سے بچتے ہوئے درمیانی راستہ اختیار کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بہترین شخص وہ تھا جو دوسروں کی بھلائی کا خواہیں تھا اور ان کی مدد میں کوشش کرتا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنی گفتگو اور مجلس کا آغاز اور اختتام کیا۔ جب وہ کسی محفل میں جاتے تو جہاں جگہ ہوتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو کبھی تکلیف نہیں دیتے۔ لیکن وہ جہاں بھی بیٹھا وہ محفل کا مرکز و محور بن گیا۔ اس نے ہمیشہ ان کے حقوق ادا کیے جن کے ساتھ وہ ملاقات اور بیٹھتے تھے۔ ہر شخص کا عقیدہ تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی سب سے زیادہ عزت کرتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف اس وقت گفتگو چھوڑتے تھے جب دوسرے شخص کی درخواست ان کے اطمینان کے مطابق پوری ہو جاتی تھی۔ وہ ہمیشہ دوسروں کی ضروریات پوری کرتا تھا۔ لوگوں سے ہمیشہ خوش اسلوبی سے پیش آتے۔ آپ کی نظر میں تمام لوگ برابر تھے جہاں تک ان کے حقوق کا تعلق تھا، آپ نے دنیاوی وجوہات کی بنا پر بعض کو دوسروں پر ترجیح نہیں دی۔ ان کی محفلیں فائدہ مند علم، حلم، صبر اور سچائی سے متعلق تھیں۔ سب عزت دار تھے اور ان محفلوں میں کسی کو شرمندگی نہیں ہوئی۔ اس نے دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالا اور لوگوں کا نام لیے بغیر غلطیوں کی نشاندہی کی۔ کسی کو اپنی محفلوں میں زیادہ فضیلت صرف اس صورت میں نظر آتی تھی جب وہ اللہ تعالیٰ سے دوسروں سے زیادہ ڈرتے۔ نوجوانوں کو اس کی طرف سے شفقت اور محبت کا مظاہرہ کیا گیا۔ غریبوں کے ساتھ حسن سلوک کیا

جاتا تھا اور ان کی ضروریات پوری کی جاتی تھیں۔ احنبیوں اور مسافروں کا ہمیشہ خیال رکھا جاتا تھا۔

جامع ترمذی نمبر 2015 میں ایک حدیث ملتی ہے کہ صحابی انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دس سال تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اور اس عرصہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی ان سے ناراض نہیں ہوئے اگر وہ اپنے مقرر کردہ کام کو انجام دینے میں ناکام رہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور اہل ایمان کی والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نصیحت فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کبھی بے حیائی کی اور نہ کوئی بات کی۔ وہ گندی زبان استعمال کرتا ہے اور نہ ہی اونچی آواز میں بولتا تھا۔ جب بھی وہ دوسروں سے ناراض ہوتا تو اس نے بدله نہیں لیا بلکہ معاف کر دیا اور نظر انداز کر دیا۔ اس کی تصدیق شماہی ترمذی نمبر 330 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی عورت، بچے یا کسی مرد شہری کو نہیں مارا۔ اس نے صرف ایک بار اللہ کی خاطر لڑا، مرد سپاہیوں کے خلاف اپنے دفاع میں۔ صحیح مسلم نمبر 6050 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

شماہی ترمذی میں موجود ایک طویل حدیث نمبر 334 میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض مبارک خصوصیات پر بحث کی گئی ہے۔ وہ لوگوں کے ساتھ ہمیشہ خوش اخلاق اور نرم مزاج تھے۔ وہ اکثر مسکراتا رہتا تھا۔ وہ بہت نرم طبیعت کے تھے۔ اس نے کبھی دوسروں سے سخت بات نہیں کی اور نہ ہی وہ سخت دل کے مالک تھے۔ اس نے کبھی بھی نازیبا الفاظ یا توہین آمیز الفاظ نہیں کہے۔ اس نے کبھی دوسروں کے عیب نہیں ڈھونڈے۔ اس نے کبھی چیزوں پر تنقید نہیں کی اور نہ ہی چیزوں کی تعریف کی۔ وہ کم بی مذاق کرتا تھا لیکن حد سے تجاوز نہیں کرتا تھا۔ وہ کنجوس

نہیں تھا۔ اگر وہ کسی کی خواہش سے متفق نہیں تھا تو اس نے انہیں بہتر انتخاب کی وضاحت کرتے ہوئے کبھی مایوس نہیں کیا۔ وہ تین چیزوں سے بالکل دور رہا: دوسروں سے جھگڑنے سے، غرور اور فضول باتوں سے۔ اس نے دوسروں کی بے عزتی یا توبین نہیں کی اور نہ بی دوسروں کے عیب تلاش کیے اور صرف فائدہ مند چیزوں کی بات کی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسروں کی بدسلوکی اور سختی پر ہمیشہ صبر کرتے رہے۔ جب وہ بول رہے تھے تو وہ لوگوں کو نہیں روکتا تھا۔

شمائل ترمذی کی ایک حدیث نمبر 335 میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہائی فیاضی کا ذکر ہے۔ جب بھی کسی نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مفید چیز مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی انکار نہیں کیا۔

وہ اس قدر سخی تھے کہ جیسا کہ شمائل ترمذی نمبر 337 میں ایک حدیث میں مذکور ہے کہ آپ نے کبھی بھی اگلے دن کے لیے اپنے لیے کوئی سامان ذخیرہ نہیں کیا جیسا کہ وہ ہمیشہ صدقہ کرتے تھے۔

اس کی سخاوت اس حد تک پہنچ گئی کہ جب اس کے پاس دوسروں کو دینے کے لیے کچھ نہ ہوتا تو وہ مانگنے والے کو مشورہ دیتے ہے کہ وہ مقامی بازار سے کچھ لے لے اور سوداگر کو بتاتا کہ اس چیز کی قیمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد ادا کریں گے۔ اس کی تصدیق شمائل ترمذی نمبر 338 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ دوسروں کے احسانات اور تحائف کا بدلہ دیا۔ شمائل ترمذی کے نمبر 339 میں موجود ایک حدیث کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلوں کی ٹرے بطور تحفہ دی گئی۔ جواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو مٹھی بھر زیورات عطا فرمائے۔

جامع ترمذی نمبر 2472 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی دہشت زدہ نہیں ہوا۔ اسے ایسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کہ تیس دن تک صرف چند لفڑی کھانے کو مل سکے۔ درحقیقت مہینے گزر جاتے ہیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں کچھ نہیں پکتا تھا۔ وہ اور اس کا خاندان پانی اور کھجور کے پھلوں پر اپنا گزارہ کرتے تھے۔ اس کی تصدیق صحیح بخاری نمبر 2567 میں موجود حدیث سے ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ کھانا نہ کھایا جائے۔ لیکن مسلمانوں کو سب سے پہلے اس کی قدر کرنے چاہیے جو ان کے پاس ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اسراف، فضول خرچی اور اسراف سے بچ کر اسلام کی حدود میں مادی دنیا سے لطف اندوز ہوں۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: <https://shaykhpod.com/books/>
کے لیے بیک اپ سائٹ eBooks/AudioBooks: <https://archive.org/details/@shaykhpod>

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس:
<https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf>

<https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آئیو بکس: <https://shaykhpod.com/books/#audio>
روزانہ بلاگز: <https://shaykhpod.com/blogs/>
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics/>
جنرل پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/general-podcasts/>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman/>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid/>
اردو پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/>
لائیو پوڈکاسٹ: <https://shaykhpod.com/live/>

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویریں اور پوڈکاسٹوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں
<https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائب کریں
<http://shaykhpod.com/subscribe>

